مدینۃ المسیح

لاہور ۲۲ تبلیغ - آج رات کے گیارہ بجے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے کھانسی میں بہت افاقہ ہے - الحمد للہ
سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے - کہ ان کی طبیعت ... ہی ہے احباب جماعت سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کیلئے خاص طور پر دعائیں کرتے ...
قادیان ۲۲ تبلیغ - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

جلد ۳۲ | ۲۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۲۸ صفر ۱۳۶۳ھ | ۲۴ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۴۵

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۸ صفر ۱۳۶۳ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
کا
ہوشیارپور میں حلفیہ پُرجلال اعلان کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کا سفر ہوشیارپور تاریخ احمدیت کا ایک عظیم الشان واقعہ ہے - کیونکہ یہ وہ مبارک سفر ہے جو المصلح الموعود نے اس لئے اختیار کیا - کہ ہزاروں انسانوں کے مجمع میں جن میں نہ صرف وہ قدوسی شامل تھے - جو المصلح الموعود پر ایمان لائے بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں ہندو - سکھ اور دوسرے غیر مسلم اصحاب بھی شامل تھے - یہ اعلان فرمائیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے اٹھاون سال پہلے اسی شہر ہوشیارپور میں آج کی تاریخ (یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) اپنے جس بیٹے کی پیدائش کا اعلان فرمایا تھا - اور جس کے متعلق خدائے بزرگ و برتر نے یہ بتایا تھا کہ وہ مسیحی نفس ہوگا - وہ قوموں کی رستگاری کا موجب ہوگا - وہ جلد جلد بڑھے گا - وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا - اور قومیں اس سے برکت ڈھونڈیں گی - وہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو گئی ہے -

حضرت امیر المومنین کی تشریف آوری

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی علالت کیوجہ سے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ ان دنوں لاہور میں تشریف فرما ہیں - اس لئے حضور لاہور سے اس مبارک اجتماع میں شمولیت کی غرض سے بذریعہ کار تشریف لائے حضور کے ہمراہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد و جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب - جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی تھے - حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جلسہ گاہ میں پڑھائیں - اور پھر وہ مبارک جلسہ شروع ہوا جو ایک عظیم الشان تاریخی حیثیت رکھتا اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک زندہ نشان ہے -

تلاوت قرآن کریم

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تلاوت قرآن کریم فرمائی اور سورہ بنی اسرائیل کا وہ رکوع پڑھا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

یہ آیات قرآنیہ چونکہ موقع کے عین مطابق تھیں اس لئے مومنین کے قلوب ان آیات قرآنیہ کے سننے سے خاص طور پر متاثر ہوئے -

تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بحیثیت قریبی رشتہ دار مولوی عبداللہ صاحب سنوری مرحوم نے مختصر تقریر فرمائی - اس کے بعد حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تقریر کے لئے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائی - جب حضور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پر پہنچے تو ایک وفعہ یہ الفاظ اپنی زبان مبارک سے کہنے کے بعد حضور نے پھر ان الفاظ کو اللّٰھم کے لفظ کے ساتھ اس طرح دہرایا - کہ

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

ان الفاظ میں اور حضور کی آواز میں جو اس وقت الٰہی تصرف کے ماتحت معلوم ہوتی تھی ایسا درد بھرا ہوا تھا - کہ سننے والوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں - ان کے قلوب درد سے بھر گئے - رقت ان پر غالب آگئی - اور گریہ و زاری کا عالم طاری ہو گیا - اور انہوں نے بھی اپنے دل میں انہی الفاظ کو نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ دہرایا کہ

اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

قرآنی ادعیہ

حضور نے بعد تلاوت سورۂ فاتحہ فرمایا - میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں - اس سے پہلے کچھ قرآنی ادعیہ پڑھوں گا - جماعت کے احباب آہستہ آہستہ اپنے مونہ میں وہ دعائیں پڑھتے جائیں - اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل دعائیں پڑھیں اور احباب جماعت حضور کی آواز کے ساتھ ساتھ رقت کے عالم میں انہیں دوہراتے گئے -

(۱) ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرًا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین (۲) ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین (۳) ربنا اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا و اسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین - (۴) ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان (۵) ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا (۶) ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا - ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار (۷) ربنا واٰتنا ما وعدتنا علی رسلک

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا -
ایڈیٹر - غلام نبی

ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد (۸) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

یہ دعائیں کچھ ایسے سوز ایسے درد اور ایسی رقت کے ساتھ حضور کی زبان مبارک سے بلند ہوئیں۔ کہ تمام مجمع کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں دل اللہ تعالے کی خشیت اور اس کی محبت سے بھر گئے۔ اور آہ وبکا کی آواز ہر طرف سنائی دینے لگی۔ خود حضور پر بھی اس وقت رقت طاری تھی۔ کئی ہندو بھی جو اس مجمع میں موجود تھے اشکبار ہوگئے۔ اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ جلسہ گاہ پر ایک ایسا سماں چھایا ہوا تھا جو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا بیان نہیں ہوسکتا۔

نذر عقیدت

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ یہ اللہ تعالےٰ کی وہ دعائیں ہیں۔ جن میں انبیاء اور ان کی ابتدائی جماعتوں کے لئے خدا نے ایک طریق راہ بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد میں قرآنی الفاظ میں ہی اپنے آپ کو مخاطب کرکے اس کے حضور "نذر عقیدت" پیش کرتا ہوں۔ دوست بھی ان الفاظ کو دہراتے چلے جائیں۔ چنانچہ حضور نے یہ الفاظ مبارک ادا فرمائے۔

امنا باللہ وما انزل علینا وما انزل علی ابراھیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون

تمام مجمع نے ایک دفعہ پھر اشکبار آنکھوں اور دردمند قلوب کے ساتھ ان الفاظ کو دہرایا۔ اور اس وقت یوں محسوس ہوا۔ کہ آسمان سے انوار کا نزول ہورہا ہے اور فرشتے دلوں کو ہر قسم کی میل کچیل سے دھوکر انہیں پاکیزہ ومطہر بنا رہے ہیں۔

خلاصہ تقریر

پھر حضور نے تقریر شروع کی۔ جس کا خلاصہ ہم درج ذیل کرتے ہیں۔ اصل تقریر انشاء اللہ بعد میں شائع ہوگی۔ حضور نے فرمایا آج سے پورے اٹھاون سال پہلے جس کو آج انسٹھواں سال شروع ہورہا ہے۔ ۲۰ فروری کے دن ۱۸۸۶ء میں اس شہر ہوشیارپور میں اس مکان میں جو کہ میری انگلی کے سامنے ہے ایک ایسے مکان میں جو کہ اس وقت شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کا طویلہ کہلاتا تھا جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہاں رہائش کا اصلی مقام نہیں تھا۔ بلکہ ایک رئیس کے زائد مکانوں میں سے وہ ایک مکان تھا جس میں شائد اتفاقی طور پر کوئی مہمان ٹھہر جاتا ہو یا سٹور بنا رکھا ہو۔ یا حسب ضرورت جانور باندھے جاتے ہوں۔ قادیان کا ایک گمنام شخص جس کو خود قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے۔ لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانی اسلام سے وہ رکھتے تھے اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور مدد طلب کرنے کے لئے آیا۔ اور چالیس دن علیحدگی میں اس نے خدا تعالےٰ سے تضرع کے ساتھ دعائیں کیں۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں خدا نے اس کو ایک نشان دیا۔ وہ نشان یہ تھا۔ کہ میں تم کو نہ صرف یہ کہ جو تمہارے ساتھ میرے وعدے ہیں ان کو پورا کرونگا۔ بلکہ ان وعدوں کو زیادہ شان اور زیادہ عظمت کے ساتھ پورا کرنے کے لئے میں تمہیں ایک خاص بیٹا دونگا۔ وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا۔ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا۔ اور دینی اور دنیوی علوم جو اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائینگے۔ اللہ اسے لمبی عمر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی۔

یہ اعلان بانی سلسلہ احمدیہ نے یہیں ہوشیارپور سے شائع فرمایا۔ اور اس وقت شائع فرمایا۔ جب ابھی تک سلسلہ احمدیہ کا کوئی وجود نہیں تھا۔ قادیان ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں تک دنیوی وجاہت کا تعلق ہے اس کے لحاظ سے ذاتی طور پر کوئی عزت حاصل نہیں تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کا خاندان ایک معزز زمیندار خاندان تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سلطنت مغلیہ کے عہد میں اس خاندان کو بڑی عزت کے ساتھ دیکھا جاتا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے عہد میں بھی اس خاندان کے افراد کو بعض معزز عہدے حاصل رہے۔ لیکن وہ خاندان قدیم عزت کھو چکا تھا۔ اور بعض وجوہ سے انگریزی زمانہ میں اس کی جائداد کا اکثر حصہ ضبط ہوچکا تھا۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیوی حیثیت ایک معمولی زمیندار کی سی تھی۔ اور پھر آپ کو اپنی عزت بڑھانے کا بھی شوق نہ تھا۔ باپ نے انہیں بار بار توجہ دلائی۔ کہ وہ ملازمت اختیار کرلیں۔ مگر انہوں نے انکار کردیا۔ ایسا شخص اس زمانہ میں اعلان کرتا ہے۔ کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کو پھیلائے گا۔ اور پھر میرے کام کو لمبا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ مجھے ایک خاص بیٹا دے گا۔ جو ۹ سال کے اندر پیدا ہوگا۔ اور ان خاص صفات سے متصف کرے گا۔ اور میرا جانشین ہوگا۔ اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا یہ خبر ایسی زبردست خبر ہے۔ کہ جو شخص بھی غور کرے وہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسی خبر خدا کی طرف سے ہی ہوسکتی ہے۔ کوئی انسان ایسی خبر دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آخر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

حضور نے فرمایا جس لڑکے کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ میں ہی ہوں۔ میرے ذریعہ اس پیشگوئی کی بہت سی شقیں پوری ہوچکی ہیں۔ اس لئے جماعت کا اصرار تھا۔ کہ میں اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان کروں مگر میں خاموش رہا۔ حتیٰ کہ گزشتہ جنوری کے مہینہ میں لاہور میں مجھے ایک رویا دکھایا گیا۔ جس میں مجھے بتایا گیا۔ کہ اس پیشگوئی کا میں ہی مصداق ہوں۔ حضور نے اس موقعہ پر رویا کا تفصیل سے ذکر کیا اور فرمایا۔ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں نے جو رویا بتائی ہے وہ مجھے اسی طرح ہوئی ہے۔ الا ما شاء اللہ کچھ خفیف سا فرق نظارہ کے بیان کرنے میں ہوگیا ہو تو علیحدہ بات ہے۔ پس میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔

اس تقریر کے بعد مبلغین سلسلہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئی شائع فرمائی تھی۔ کہ مصلح موعود کے ذریعہ احمدیت کا نام دنیا کے کناروں تک روشن ہوگا۔ وہ کس شان اور عظمت سے پوری ہوئی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا میں آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ ہوشیارپور کی ایک ایک اینٹ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ یہ سلسلہ دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ حکومتیں اگر اس کے مقابلہ میں کھڑی ہونگی تو مٹ جائیں گی۔ بادشاہتیں کھڑی ہونگی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائینگی لوگوں کے دل سخت ہوں گے۔ تو فرشتے ان کو اپنے ہاتھ سے ملیں گے۔ یہاں تک کہ وہ نرم ہوجائیں گے۔ اور ان کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد حضور نے احباب کو جانے کی رخصت عطا فرمائی۔ اور دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

اخبار احمدیہ

دعائے نعم البدل۔ صوفی غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید کا بچہ مجدد الدین بعمر ۲ سال فوت ہوگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

ولادت۔ ملک صلاح الدین صاحب جامعہ احمدیہ کے ہاں ۱۶ فروری کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بشیر الدین نام تجویز فرمایا خدا تعالیٰ مبارک کرے

درخواست ہائے دعا۔ مرزا افضل کریم صاحب فتح پور اپنی لڑکی حلیمہ بیگم کی صحت کے لئے۔ مرزا محمد حسین صاحب جالندھر چھاؤنی اپنے بھائی جمعدار فضل الٰہی صاحب کی جنگ سے بخیریت واپسی

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی نشان رحمت کے پورے ہونیکا اعلان ہوشیارپور میں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوشیارپور میں جلسہ کے متعلق جو اعلان فرمایا تھا۔ کہ "اس جلسہ کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ جس جگہ دنیوی حالات کے خلاف ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رحمت کے نشان کی خبر دی تھی۔ جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچےگا اسی جگہ آج یہ اعلان کیا جائے۔ کہ وہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہوگئی ہے"۔

اس کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور کے اس مکان کے سامنے جس میں ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۴۰ روز تک چلہ کشی فرمائی تھی۔ اور جہاں آپ کو مصلح موعود کی عظیم الشان بشارت دی گئی تھی۔ ایک وسیع میدان میں جلسہ منعقد کیا گیا جو اپنی شان اور نوعیت اور روحانی اثر کے لحاظ سے ایک خاص جلسہ تھا۔ قادیان اور دوسرے مقامات سے قریباً دو اڑھائی ہزار احمدی پہنچ چکے تھے۔ جن کی ہر حرکت و سکون سے خاص وقار اور خشیت اللہ کا اظہار ہوتا تھا۔ تسبیح و تحمید ان کی زبانوں پر تھی۔ متانت و سنجیدگی کے پیکر معلوم ہوتے تھے۔ خشوع و خضوع ان کے چہروں سے نمایاں تھا۔

۲۰ فروری کو صبح کی گاڑی سے قادیان کا قافلہ ہوشیارپور کے سٹیشن پر پہنچا۔ جس میں امرتسر اور دوسرے سٹیشنوں سے مختلف مقامات سے تشریف لانے والے احباب کا اضافہ ہوتا گیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد ایک بجے کے قریب احباب جلسہ گاہ میں جمع ہو گئے۔ جو کہ منڈی کے وسیع میدان میں بنائی گئی تھی۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد

پونے دو بجے کے قریب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ موٹر کار تشریف لائے۔ موٹر سے اترتے ہی جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ جن دوستوں نے کھانا کھانا ہو وہ کھا لیں۔ اور جنہیں وضو کرنا ہے کر لیں تاکہ نمازیں پڑھی جائیں۔

فہرست صحابہ

پھر حضور نے کمرہ کے اندر دعا کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان صحابہ کے نام دریافت فرمائے جنہوں نے ۱۹۰۰ء تک بیعت کی تھی۔ اور اس موقعہ پر موجود تھے ان کی فہرست مرتب کی گئی۔ اور یہ بھی اعلان کیا گیا۔ کہ ان قدیم صحابہ کے علاوہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ناظر صاحبان جماعت احمدیہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چلہ کشی والے کمرہ کے اندر جا کر دعا کریں گے۔

جلسہ

حسب پروگرام ۳ بجے جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے کی۔ اور پھر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر ہوشیارپور کے مختصر حالات بیان کئے جس میں ان کے پھوپھا حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تھے۔ اور پھر اسی سفر میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو آپ نے وہ اشتہار شائع فرمایا جس میں مصلح موعود کی پیشگوئی درج فرمائی۔

جناب مولوی صاحب نے اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے اس مکان کی طرف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلہ کشی کی تھی۔ اور جو جلسہ گاہ کے بالکل پاس اور سامنے تھا ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس مکان میں جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں۔ اور جو اس زمانہ میں شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کا طویلہ کہلاتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے عظیم الشان بشارت پا کر یہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو لکھا۔ اور شائع فرمایا۔ پھر جناب درد صاحب نے وہ اشتہار پڑھ کر سنایا

رقت کا عالم

اس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے باواز بلند قرآن کریم کی بعض دعائیں نہایت رقت اور خشوع و خضوع سے پڑھیں۔ اس وقت تمام مجمع میں نہایت درجہ رقت اور گریہ وزاری کا عالم تھا۔ اس کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ جو مفصل انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائے گی۔ فی الحال اس کا خلاصہ احباب کی خاطر دوسری جگہ پیش کیا گیا ہے۔ ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور نے تقریر ختم فرمائی۔

احمدیت دنیا کے کناروں تک

اس کے بعد یہ بتانے کے لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ۱۸۸۶ء میں اسی ہوشیارپور میں نازل ہوا۔ اور جسے موٹے حروف میں لکھ کر جلسہ گاہ میں نمایاں جگہ لگا دیا گیا تھا کہ "خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیگا" اور مصلح موعود کے متعلق کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" اس وقت تک کس طرح پورا ہو چکا ہے۔ جہاں جہاں احمدیت کی تبلیغ پہنچ چکی ہے۔ ان ممالک کا مختصر ذکر حسب ذیل اصحاب نے کیا۔

(۱) جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے انگلستان (۲) جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے جرمنی (۳) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہنگری (۴) جناب مولوی محمد الدین صاحب امریکہ (۵) انچارج صاحب تحریک جدید برائے مولوی محمد الدین صاحب ارجن ٹائن (جنوبی امریکہ) (۶) مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری بجائے مولوی محمد دین صاحب یوگوسلاویہ والبانیہ (۷) انچارج صاحب تحریک جدید برائے مبلغ پولینڈ و زیکو سلوویکیہ (۸) مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سیرالیون گولڈ کوسٹ و نائیجیریا (۹) مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مصر (۱۰) جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ برائے شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مشرقی افریقہ (۱۱) صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے ماریشس (۱۲) مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری فلسطین (۱۳) جناب سید زین العابدین صاحب شام (۱۴) مولوی ظہور حسین صاحب روس (۱۵) مولوی عبداللطیف صاحب حکیم برائے محمد رفیق صاحب مرحوم کاشغر (۱۶) بابو فقیر علی صاحب برائے شہزادہ عبدالمجید صاحب شہید ایران (۱۷) عبدالاحد خان صاحب افغان کابل (۱۸) محمد زہدی صاحب سٹریٹ سٹیلمنٹ (۱۹) انچارج صاحب تحریک جدید برائے ملک عزیز احمد صاحب بی۔ اے سروبایا (۲۰) سید شاہ محمد صاحب جاوا (۲۱) مولوی غلام حسین صاحب ایاز جزیرہ ملایا (۲۲) جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ برائے مولوی رحمت علی صاحب و مولوی محمد صادق صاحب و مولوی عبدالواحد صاحب (۲۳) مولوی عبدالواحد صاحب چین (۲۴) صوفی عبدالقدیر صاحب جاپان

جن جن ممالک میں تبلیغ اسلام و اشاعت احمدیت کا ذکر ان اصحاب نے کیا۔ ان کے نام جلی حروف میں لکھے ہوئے اس وقت جلسہ میں نمایاں کئے جاتے جب ان کا ذکر کیا جاتا۔

مقدس کمرہ میں

اس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مختصر اختتامی تقریر فرمائی (یہ تقریر بھی انشاء اللہ مکمل شائع کی جائیگی) اور احباب جماعت کو واپس جانے کی اجازت دی۔ پھر حضور اس مکان میں تشریف لے گئے جس کے ایک حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں چلہ کشی فرمائی تھی۔ اب یہ جگہ ایک معزز ہندو جناب سیٹھ ہرکشن داس صاحب کی ملکیت ہے۔ جنہوں نے اسے شیخ مہر علی صاحب سے خرید کر اس پر ایک شاندار مکان تعمیر کیا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس مکان کے بالائی حصہ پر سبز رنگ کیا گیا ہے اور اس طرح اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس سبز اشتہار سے ایک نسبت پیدا ہوگئی ہے جو آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع فرمایا۔ جس میں ہوشیارپور سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی شائع فرمائی تھی۔ اس کی مزید تشریح اور وضاحت فرمائی۔ اس وقت وہ جگہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فروکش ہوئے تھے

اور جو بالاخانہ تھا۔ اپنی پہلی شکل میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اسی موقعہ پر یعنی انہی بنیادوں پر ایک کمرہ ۱۱ × ½۱۱ تعمیر شدہ ہے۔ جہاں جناب سیٹھ صاحب موصوف نے بڑی خوشی کے ساتھ دعا کرنے کی اجازت دی۔ بلکہ جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے ذریعہ خواہش کی۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب یہاں تشریف لائیں۔ تو میری بڑی خوش قسمتی ہوگی . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . چنانچہ جب حضور مکان پر تشریف لے گئے۔ تو جناب سیٹھ صاحب اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد نے نہایت عزت و احترام کے ساتھ استقبال کیا۔ اور ایک بڑے آراستہ کمرہ میں جو مکان کے دوسرے کونے میں واقعہ تھا حضور کو بٹھایا۔ اور حضور کی خدمت میں پھل پیش کئے۔ اور اپنے خاندان کے افراد کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد حضور اس مقدس کمرہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس روز قیام کر کے خاص عبادت میں وقت گزارا تھا اور قبلہ رُخ دو زانو بیٹھ کر تسبیح و تحمید کرنے لگے۔ اس کمرہ میں اس وقت کے لئے فرش اپنا کیا گیا تھا۔

دعا میں شریک ہونے والے اصحاب

چونکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے مجوزہ فہرست میں درج شدہ سب اصحاب کو نہ بلایا جا سکتا تھا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ حسب ذیل اصحاب اس کمرہ میں تشریف لے گئے جنہیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک ایک کر کے انتظام کے ساتھ اندر بھجوایا۔

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (۲) حضرت مرزا شریف احمد صاحب (۳) حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (۴) صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب (۵) صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب (۶) صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب (۷) صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب (۸) صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (۹) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب (۱۰) صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب (۱۱) صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب (۱۲) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (۱۳) خان محمد عبد اللہ خاں صاحب (۱۴) خان مسعود احمد خاں صاحب (۱۵) خان عباس احمد خانصاحب (۱۶) حضرت مولوی شیر علی صاحب (۱۷) حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب (۱۸) حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (۱۹) حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیان (۲۰) حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (۲۱) جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (۲۲) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد (۲۳) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ (۲۴) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب (۲۵) جناب مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم اے (۲۶) جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے (۲۷) جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب (۲۸) جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب (۲۹) جناب ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب قادیان (۳۰) جناب میاں فیروز الدین صاحب سیالکوٹ (۳۱) جناب حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک (۳۲) جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی (۳۳) جناب منشی محمد دین صاحب کھاریاں (۳۴) جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ سمیت کل ۳۵ اصحاب نے اس کمرہ میں دعا کی۔

محض ترقی اسلام کیلئے دعا

جب کمرہ بالکل بھر گیا۔ اور کسی اور کے داخل ہونے کی کوئی گنجائش نہ رہی۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا شروع فرمائی۔ مگر اس سے قبل ارشاد فرمایا۔ کہ اس موقع پر کسی ذاتی غرض کے لئے دعا نہ کی جائے۔ بلکہ صرف اسلام کی ترقی و شوکت کے لئے دعا کی جائے اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ جس میں وہ تمام احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ جو مکان کے نیچے گلی اور میدان میں کھڑے تھے دعا نہایت گریہ و زاری کے ساتھ قریباً دس منٹ ہوئی۔

واپسی

اس کے بعد حضور نیچے تشریف لے آئے اور اسی وقت موٹر میں سوار ہو کر لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

شکریہ

اس موقع پر ہوشیار پور کے اعلیٰ حکام نے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی جس کے لئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں خصوصاً خان بہادر چودھری غلام مصطفےٰ صاحب ڈپٹی کمشنر۔ خانصاحب راجہ عنایت اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور جناب محمود الحسن صاحب اگزیکٹو افسر کا۔ کہ اونہوں نے جلسہ کے انتظام میں بہت مدد دی۔ اور جلسہ میں بھی تشریف لائے۔ اور سیٹھ صاحب موصوف کے علاوہ اور جن ہندو صاحبان و دیگر حضرات کا رویہ ہمدردانہ تھا۔ ہم اُن کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ احمدی احباب کے علاوہ جلسہ میں مسلمانوں اور ہندوؤں کی بھی کافی تعداد تھی جنہوں نے شروع سے لے کر اخیر تک نہایت سکون اور توجہ کے ساتھ تقریریں سنیں اور بہت متأثر معلوم ہوتے تھے۔ ہم اُن کے بھی شکر گذار ہیں۔

خاص سامان

جلسہ سے چند ہی روز قبل سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہو گئی تھی۔ اتنی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ ہوشیار پور کے متعلق ضروری ہدایات بذریعہ اعلان دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں ام طاہر احمد کی بیماری کی وجہ سے خود شامل ہو سکوں گا یا نہیں۔ مگر ممکن ہُوا۔ تو شامل ہوں گا۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کو افاقہ دے کر جلسہ میں حضور کی شمولیت کو ممکن بنا دیا۔ اور حضور نے اس مقام کی نسبت سے وہ تقریر فرمائی۔ جو احمدیت کی شان و شکوہ اور عظمت و دولت کے باب کی تمہید تھی۔

جلسہ سے قبل ۱۸-۱۹ر فروری کو خوب زور کی بارش ہوئی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ۲۰ر فروری کو مطلع بالکل صاف کر دیا۔ اور خوب دھوپ نکلی۔ جس سے جلسہ منعقد کرنے میں بہت آسانی اور سہولت ہوئی۔ جلسہ سے دوسرے ہی دن یعنی ۲۱ر فروری کو پھر مطلع ابر آلود ہو گیا۔ کسی قدر مینہ بھی برسا۔ اور آج ۲۲ر فروری کو تو کافی بارش ہو رہی ہے۔ پھر حسنِ اتفاق سے ۲۰ر فروری کو اتوار کا دن تھا۔ اس وجہ سے ایک طرف تو کئی احمدی سرکاری ملازم اس مقدس جلسہ میں شریک ہو سکے۔ اور دوسری طرف کنک منڈی کا وسیع میدان ہمیں جلسہ کیلئے خالی مل گیا۔ جہاں دوسرے ایام میں بہت بھیڑ بھاڑ رہتی ہے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے خاص سامان کئے۔ اور ظاہر فرما دیا۔ کہ یہ اجتماع اس کے خاص منشاء کے ماتحت ہُوا۔ اور اس پر اُس نے برکات نازل فرمائے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

کمشنر صاحب بہادر لاہور ڈویژن کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۲۲ر فروری۔ آج کمشنر صاحب لاہور ڈویژن مسٹر سی کنگ و مسز کنگ ڈیڑھ بجے دوپہر کی گاڑی سے قادیان دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اور شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔ اس مختصر عرصہ میں آپ نے جماعت احمدیہ کے بعض مرکزی دفاتر احمدیہ سکول۔ مسجد اقصیٰ۔ ہائی سکول کو دیکھا۔ نیز بعض ان فیکٹریوں کا ملاحظہ کیا جو فوجی سامان تیار کرتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے۔ مرکزی لائبریری میں بھی آپ تشریف لے گئے۔ اور مختلف زبانوں کی نایاب کتابوں کے متعلق دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ آپ مختلف زبانیں جانتے ہیں۔ اور اعلیٰ علمی مذاق رکھتے ہیں۔ تشریف آوری کے وقت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بٹالہ پہنچ کر آپ کا استقبال کیا۔ اور پھر قادیان سٹیشن پر اہالیانِ قادیان کے مختلف طبقوں کے نمائندے موجود تھے۔ ہوم گارڈ اور پولیس کی نفری بھی موجود تھی۔ جناب ناظر صاحب امور عامہ نے مسٹر اور مسز کنگ کے گلے میں ہار ڈالے۔ اور اهلاً و سهلاً و مرحبا کہا۔ جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔ چودھری نذیر احمد صاحب تحصیلدار بٹالہ بھی اس موقع پر موجود تھے۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے احمدیہ لٹریچر ہدیۃً پیش کیا گیا۔ مسز کنگ اس لحاظ سے کافی شہرت رکھتی ہیں۔ کہ انہوں نے دورانِ جنگ میں بہت مفید خدمات سرانجام دی ہیں کہ یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ کہ اب ان کے مدنظر سب سے بڑا کام یہ ہے کہ فوجیوں کے خاندانوں کے آرام و آسائش کا خیال رکھیں۔ خصوصاً ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔

مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی نہایت ہی رنجدہ وفات

جماعت احمدیہ میں یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے قابل اور پُرجوش اخبار نویس مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم طویل بیماری کے بعد ۱۹ ۲۰ فروری کی رات کو فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کو ذیابیطس کا دیرینہ عارضہ تھا جس نے گو جسمانی طور پر نڈھال کر رکھا تھا۔ لیکن خداتعالیٰ نے انہیں دل و دماغ اتنا مضبوط عطا کیا تھا کہ آخری وقت تک تندرستوں کی طرح سلسلہ کے کاموں میں مصروف رہے اور سیرت حضرت ام المومنین مدظلہا العالی جیسی ضخیم اور بے حد محنت اور تحقیق طلب تصنیف ان کا آخری کارنامہ ہے۔ جسے انہوں نے موت سے تھوڑا ہی عرصہ قبل یعنی گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سرانجام دیا۔ بلند خیالی اور اولوالعزمی انہیں اپنے والد ماجد جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سے ورثہ میں ملی تھی۔ سخت مالی مشکلات کے باوجود انہوں نے نہ صرف سلسلہ کے سب سے پہلے موقر اخبار "الحکم" کو زندہ رکھا۔ بلکہ کئی اہم تصانیف بھی شائع کیں۔ احرار کی شورش کے زمانہ میں سلسلہ کی اور بھی کئی رنگ میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی تبلیغی خدمات بھی بڑی شاندار ہیں۔ غرض ان کی زندگی احمدیہ نقطہ نگاہ سے ایک کامیاب زندگی تھی۔ اگرچہ ان کی وفات سے سلسلہ کا ایک قابل۔ فداکار اور نہایت مخلص اخبار نویس اور مصنف اپنی دنیوی زندگی کا اہم فرض قابل رشد طریق سے ادا کر کے حیات ابدی حاصل کر گیا۔ تاہم نہ صرف مرحوم کے خاندان کے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے یہ ایسا صدمہ ہے۔ جو بھلائے نہیں بھول سکیگا۔

۲۱ فروری کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت دُعا کریں۔ کہ خداتعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور ان کے سارے خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔

لنڈن میں بمباری اور درخواستِ دُعا

لنڈن ۱۸ فروری۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ گذشتہ رات لنڈن کے مختلف حصوں میں دشمن نے بم گرائے۔ جن سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ اور نقصان ہوا۔ آخری دو حملوں کے دوران میں بعض حصوں میں بہت زیادہ بم گرائے گئے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے ہماری دونوں عمارتیں اور احمدی احباب محفوظ ہیں۔ اور دُعاؤں کے لئے درخواست کرتے ہیں۔

مجلس مشاورت کے متعلق اعلان

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ مجلس مشاورت کا اجلاس ۷، ۸، ۹ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۷، ۸، ۹ شہادت ۱۳۲۲ ہش کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور اپنی جماعت کے نمائندگان کا حسب ہدایات انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(سیکرٹری)

یوم وقار عمل کی تاریخ میں تبدیلی

پچیسواں یوم وقار عمل ۱۵ ماہ حال کو منایا جانا تھا۔ لیکن اس کے بعد بوجہ بارش حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور پانی کھڑا ہو جانے کی وجہ سے کام کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اسلئے مجبوراً تاریخ تبدیل کرنی پڑی ہے۔ اب آئندہ یوم وقار عمل انشاء اللہ ۱۲ امان ۱۳۲۲ ہش مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۴۳ء بروز جمعہ منایا جائے گا۔ مقام عمل وہی ہوگا۔ یعنی باب الانوار سے قادرآباد کو جانے والی سڑک۔

مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

تمہیں میری پرستش کرنی چاہیے

میں ایک دیوتا ہوں۔
خدا کے صلب سے پیدا ہوا ہوں۔
تمہاری ہستی کمتر ہے اور تمہاری زندگی کا واحد مقصد میری اطاعت اور خدمت گذاری کرنا ہے۔

یہ جاپان کے ہر آدمی کا قول ہے اور صرف قول ہی نہیں ایمان بھی ہے۔ اس پر ذرا غور تو کیجئے کہ جاپان کا ایک ادنیٰ سپاہی دیوتا ہونے کے زعم میں خود کو ہندوستان کی اعلیٰ سے اعلیٰ شخصیت سے بڑھ کر سمجھتا ہے۔ گویا ٹیگور۔ اقبال اور سی۔ وی۔ رامن جیسی ہستیاں بھی اس کے سامنے کمتر ہیں۔ جاپان کا ہر سپاہی۔ تاجر۔ درزی۔ موچی اور مزدور واقعی یہ ایمان رکھتا ہے کہ وہ دوسرے تمام انسانوں سے بلند و برتر ہے۔

ایسی قوم کیساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے ہمارے معیار کے مطابق یہ لوگ غیر ذمہ دار۔ بے مہار اور سر پھرے ہیں۔ ممکن ہے آپ انکی دماغی حالت کو قابل رحم سمجھیں لیکن یاد رکھئے کہ وہ اپنی دھن کے پکے ہیں اور انکا جنون نہایت خطرناک ہے۔

دھوکا نہ کھائیے۔

آپ کا سابقہ کسی معمولی دشمن سے نہیں۔ جاپانی بے ایمان بھی ہیں اور بے رحم بھی۔ اوباش بھی ہیں اور ستمگر بھی۔ وہ بین الاقوامی معاہدوں کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے اور جنگی قیدیوں کے ساتھ ایسا ناروا برتاؤ کرتے ہیں جو جرمنی بھی نہیں کرتا۔ ہمیں اُن کی فوجی قوت ہمیشہ کے لئے ملیامیٹ کر دینی چاہیئے اور انھیں بلا شرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دینا چاہیئے۔ صرف اسی طرح ہندوستان کو ان وحشیوں کے خطرے سے نجات مل سکتی ہے۔